رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نُور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے یکم اگست ۱۹۱۳ء | نمبر ۳۱

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ ۲ پائی	ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر 〃	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر 〃	ار	حیات المُسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۲ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھہ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال و جواب	۲ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال و جواب پنجابی اُردو حروف	۲ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
〃 سوال و جواب رومن اُردو	۲ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ر
〃 سوال و جواب گورمکھی	۲ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبدو غزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبدو غزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	عہ
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ ر د ۶؍ ر ۸؍ ر *

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد - گورمکھی - فارسی اُردو قیمت ۴؍ صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے *

انجیل برنباس { من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری نگیمن صاحب کی کوشش سے برمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲؍ ر *

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو - ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴؍ ر - اُردو ۸؍ ر - اور ۱۲؍ ر - یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے *

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴؍ ر - ۸؍ ر - ۱۲؍ ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی *

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے *

ویدک شالنگی - قیمت رومن اُردو ۸؍ ر *

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰؍ ر *

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲؍ ر *

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳؍ ر *

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھہ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸؍ ر فارسی اردو ۸؍ *

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بُک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے *

ہدایت تیمارداراں { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۸؍ ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی *

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۱؍ ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں *

ابھگیل سنگھ نمبر ۱ ر - ۲ - امبادی ٹوکری - ۳ - سد پیاک جیوں - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رہدا اپھرداہاں - ۶ - ایک کُتی دی کتھا - ۷ - ذات ورن - ۸ - سیونگ کھا گئی *

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۵؍ ر	شعاع نور حصہ اول و دویم	۸؍ ر
رابنسن کروسو	۸؍ ر	طیطس رفیق صلیب	۱۲؍ ر
طلائی شمعدان	۲؍ ر	تحقیق الاسلام حصہ اول	۴؍ ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۲؍ ر	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۸؍ ر
روح سے معمور زندگی		القاب مسیح	۴؍ ر
طریق دعا		بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے	۴؍ ر *

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴؍ ر

پنجاب کا جغرافیہ زبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴؍ ر *



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - یکم اگست ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

۲۴ جولائی صوفیہ - رشیا و رومانیہ نے شاہ فرڈیننڈ کو بذریعہ تار آگاہ کیا ہے کہ ہم نے سرویا اور یونان کو مشورہ دیا ہے کہ اُن مخالفتوں کو فوراً موقوف کر دے - جو آئندہ التوائے جنگ پر دستخط کرنے میں حائل ہونگی -

۲۴ جولائی اتھینے جو شرائط بخارسٹ کی کانفرنس میں بلغاریہ کے آگے پیش کی جائینگی - وہ اسباب پر منحصر اور مبنی ہیں کہ بلقان میں طاقتوں کو مساوی درجہ دیا جاوے - اتحادی ریاستیں کسی صورت سے اس کو تسلیم نہیں کرتیں کہ تھریس ترکیوں یا بلغاریوں کو دیا جائے - اُن کا خیال ہے کہ یہ ہماری مشترکہ جائداد ہے -

۲۴ جولائی قسطنطنیہ - ترکی نے بڑے بڑے شہروں میں ایڈریانوپل میں ترکیوں کے داخلہ کو بڑے تپاک سے تسلیم کیا گیا ہے

۲۴ - صوفیہ ترکی لوگ ایڈریانوپل کی شمالی حد سے عبور کر گئے ہیں - اور اب جمبولی کے اوپر ان کا دھاوا ہے - سلمیریوں کی اس کانفرنس میں جو آج منعقد ہوئی تھی اسباب سے بہت شک کیا گیا تھا کہ ترکی لوگ فلپوپلس کی جانب بڑھتے چلے آ رہے ہیں - شاہ فرڈیننڈ نے طاقتوں سے التجا کی ہے کہ وہ ضرور اس امر میں دخل دیں -

۲۴ جولائی قسطنطنیہ - ترکوں کی پیشقدمی کے خلاف جو بلغاریہ نے پروٹسٹ کیا تھا پورٹے نے اس کے جواب میں وہی وجوہات پیش کئے ہیں جو اُس نے طاقتوں کے سامنے پیش کئے تھے - پورٹے امید کرتا ہے کہ بلغاریہ بہت جلد معقول اور سرعت فہمی میں امداد دیگا -

۲۴ جولائی اتھینے - برطانوی جہازی کپتان کارڈیل جو ابھی کیوالا سے واپس آیا ہے کہتا ہے میں نے ڈوکساٹو میں پڑے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی ۱۷۰۰ لاشیں شمار کیں جن کو بلغاریوں نے قتل عام کیا ہے - اس نے دیکھا کہ بچوں کو ایسے طور پر چھیدا گیا ہے گویا کہ پہلے اُن کو اوپر اچھالا گیا اور پھر سنگینوں کے اوپر ان کو دبوچ لیا -

والیسرائے صاحب بہادر مدراس میں - سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ ہز ایکسیلنسی دی ویسرائے ۲۴ نومبر کو مدراس پہونچینگے اور ۲۷ تک مقیم رہینگے -

سر لوئیس ڈین کا سفر - سر لوئیس ڈین صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب نے انگلستان کو جاتے ہوئے فرانس میں پرائیویٹ خبریں سنیں کہ اُن پر بم چلانے کی تجاویز ہو رہی ہیں - اس لئے اُنہوں نے فرانسیسی سرکار کے مشورہ سے مارسیلز سے لیورپول تک بحری سفر کیا اور جہاز ہی میں شہر نیویارک کو پہونچ گئے ہیں -

ہندو یونیورسٹی - یہ امر زیر تجویز ہے - کہ ہندو یونیورسٹیوں کا اعلیٰ افسر ایک انگریز ہونا چاہئے -

کلکتہ میں گھروں کا کرایہ - ویسرائے صاحب بہادر کے کلکتہ کو چھوڑ کر دہلی میں آجانے کے سبب سے طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ کلکتہ میں گھروں کا کرایہ پیشتر کی نسبت کم ہو گیا ہے - اور سابق کی بہ نسبت مکانات زیادہ خالی پڑے ہیں -

تبت میں سونے کی کانیں - تبت کی گورنمنٹ اب اسباب کا انتظام کر رہی ہے کہ لہاسہ کے قریب سونے کی کانوں میں کام شروع کیا جائے - اس مطلب کے لئے حال ہی میں ایک ٹن ڈائنامیٹ پہونچ گیا ہے -

ہندوستان میں اخبارات وغیرہ - ۱۹۰۳ء میں ہندوستان کے اندر ۲۱۵۶ چھاپہ خانے تھے اور ۱۹۱۱ء میں اس میں ۱۲۶۲۵ کا اضافہ ہو گیا ۱۹۰۸ء میں اخبارات کی تعداد ۳۵۷ تھی - گذشتہ سال میں ماہواری یا پندرہ روزہ پرچوں کی تعداد ۶۵۹ تھی ۱۹۰۷ء میں بمبئی کے اندر ۱۴۱ - صوبجات متحدہ میں ۱۰۸ مدراس میں ۱۰۴ اور بنگال میں ۹۶ اخبارات شائع ہوتے تھے - مگر اب صوبجات متحدہ میں ۱۴۱ بمبئی میں ۱۳۹ بنگال ۱۱۵ مدراس میں ۸۷ اخبارات شائع ہوتے ہیں -

شہزادہ کناٹ کی شادی - شہزادہ آرتھر آف کناٹ اور ڈچز آف فائیف کی شادی ۱۵ اکتوبر کو ہوگی -

تار برقیات

۲۳-جولائی قسطنطنیہ ترکی رسالہ ابراہیم بے کے ماتحت ایڈریانوپل میں داخل ہوگیا ہے۔ اور انور بے ایک پیدل پلٹن لیکر اس کی امداد کو گئے ہیں۔ اُس نے پچاس میل کا فاصلہ ۲۴ گھنٹوں میں طے کیا۔

۲۳ جولائی قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر کہا جاتا ہے کہ بلغاریوں نے ترکی کلیسے روانگی سے پیشتر بارکوں میں جتنی میگزین تھی وہ سب جلا ڈالی ہیں اور بڑی بڑی عمارتوں کو بھی آگ لگادی۔ باوجود اس دکھ اور تکلیف کے باشندگان نے ترکوں کے داخلہ پر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور روتی ہوئی عورتوں نے فوجوں پر پھول برسائے

۲۳ جولائی صوفیہ۔ ایڈریانوپل میں ترکوں کے داخل ہونے سے پیشتر وہاں کے ترکی اسیر بلغاریہ کو بھیجدیئے گئے تھے۔

۲۳-بلغراد۔ پیر اور سنگل کورواٹی برابر جاری رہی۔ بلغاری ہر جگہ شکست کھاتے رہے۔ سرویائی فوج بلغراد میں جو بلغاریہ کے شمال مغرب میں واقعہ ہے۔ قابض ہوگئے ہیں۔

۲۳-جولائی۔ صوفیہ نئے وزیر خارجہ ایم گناڈیف نے سوبرنجے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ دول عظمےٰ ترکوں کو اس حد سے پرے ہرگز قابض ہونے نہ دینگے۔ جو ان کی جانب سے معین کی گئی ہے۔

۲۳-لنڈن۔ صوفیہ میں سخت مصیبت برپا ہے۔ اگرچہ اس یقین سے کسیقدر تسلی ہے۔ کہ دول ترکی عہدنامہ لنڈن کی توقیر کرنے پر مجبور کرینگے۔ اور ایک تار سے جس کی بابت کہتے ہیں کہ روس نے شاہ فرڈینڈ کو بھیجا ہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روس بلغاریہ کی اس مصیبت کی برداشت ہرگز نہ کرے گا۔ خبریں متواتر آرہی ہیں کہ بلغاری فوج میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ اور یونانیوں کے درمیان بھی پھیلگیا ہے۔

۲۴-لنڈن۔ اس ملک کی حالت جس میں سرگرم جنگ ہے نہایت ہی مصیبت کی حالت میں ہے۔ سارا ملک آگ سے جلا پڑا ہے۔ ہزارہا لوگ بے خانماں ہیں۔ اور تمام سڑکوں پر پڑے ہیں۔ مگر جنگ بدستور زور شور سے جاری ہے۔ سرویوں کی جانب سے خبر ہے کہ ماؤنٹ نیکرس پر ایک سخت جنگ ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نیلوگرڈک پر سرویوں کا قبضہ ہوگیا۔ سرویوں نے ۲۲ توپیں لے لیں۔ یونانی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بلغاری بھاگے جارہے تھے تو ان کی عقب کی فوج کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوئی۔

دہلی کی صورت تبدیل۔ دہلی اب پہلے کی سی دہلی نہیں ہی اب وہاں نئی سڑکیں بن گئی ہیں۔ سڑکوں کی مرمت ہوگئی ہے بازاروں میں اب بجلی کی روشنی لگائی گئی ہے۔ باغات کی جانب توجہ ہو رہی ہے۔ تواریخی عمارات کی مرمت وغیرہ ہو رہی ہے

۲۴-جولائی لنڈن۔ کل ایک برطانوی کشتی نامعلوم مقصد کے لئے پیرائیوس روانہ ہوگیا ہے۔ یونان شاہ رومانیہ کی شرائط کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سرویا بھی ابتدائی شرائط صلح پر دستخط کرنے پر راضی ہے اور چاہتا ہے کہ جنگ موقوف ہو۔ شاہ فرڈینڈ نے شاہ چارلس سے بذریعہ تار منت و سماجت کی ہے۔ کہ وہ شاہ یونان اور شاہ سرویا اور شاہ مانٹی نیگرو کے ساتھ اس کی صلح کروا دینے میں مداخلت کرے۔ اس لئے شاہ چارلس نے ان تینوں بادشاہوں کو تار دیا ہے کہ اگر آئندہ جنگ جاری رکھی جائیگی تو حالت خراب ہوگی۔

متحدین کے دارالخلافوں سے جو تاریں ترکی کی پیشقدمی کی بابت آرہی ہیں وہ بہت دہشناک ہیں۔ بخارسٹ میں یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ دول رومانیہ سے درخواست کریں کہ وہ ترکوں کو ایڈریانوپل میں سے نکال دے۔ جرمنی پریس جو ترکیوں کے ساتھ جور و تشدد استعمال کرنے میں مشکلات کو تسلیم کرتا ہے۔ اس امر کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ حدود کی اصلاح بجانب ترکی ہو جاوے۔

۲۴ جولائی بلغراد۔ اسجگہ بڑا ہی اطمینان ظاہر ہو رہا ہے کہ صلح بہت ہی قریب ہے۔

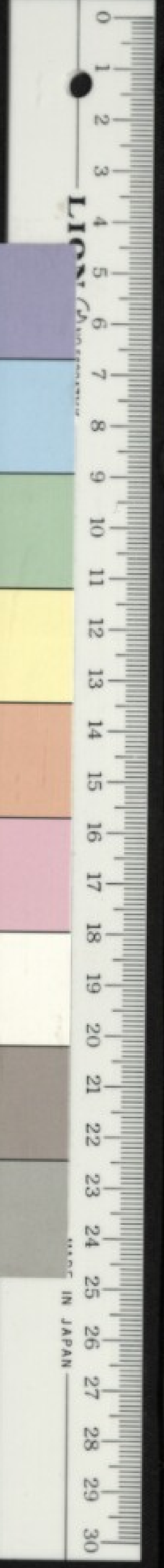
کلیسیائی خبریں

مسٹر آر۔ ایل بنیرجی۔ یہ صاحب لاہور کے ہندوستانی پریسبیٹرین کلیسیا کے ڈیکن کئی سال تک رہے۔ اور کرسچن انڈیور سوسائٹی کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ ہر ایک عہدے کے متعلق اپنے فرائض کو بڑی سرگرمی اور عمدگی سے نباہتے تھے۔ آپ کی وفات عجیب طرح سے ہوئی۔ ۱۲ جولائی کو اپنے معمول کے مطابق دس بجے کے قریب اپنے آفس کی طرف روانہ ہوئے۔ دو بجے کے قریب پیٹ میں درد محسوس ہوا جو چند گھنٹوں کے بعد ہیضہ کی صورت میں متبدل ہوگیا تھوڑے ہی عرصہ میں حالت بالکل خراب ہوگئی۔ ایسا کہ شناخت کی طاقت بھی معدوم ہوگئی جیسی احباب نے تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اگلی شام کو مرغ روح قفس تن سے پرواز کرگیا۔ مسٹر بنیرجی کی عمر اس وقت ۴۲ سال کی تھی۔ یہ صاحب مسٹر آر۔ کے بنیرجی کے فرزند تھے جنہوں نے تیس سال تک نوردیانہ کی پریسبیٹیرین کلیسیا کے متعلق خدمات ایلڈری کو بڑی جانفشانی سے انجام دیا۔ یہ صاحب مرحوم بڑے دیندار ہر دلعزیز اور خداوند کے کام میں بڑے سرگرم تھے۔ مفصل کیفیت انشاءاللہ آئندہ ہفتہ میں شایع ہوگی۔ جو ان کے ایک دوست کی قلم سے لکھی گئی ہے۔

ویسلین مشن کے فارن فیلڈ میں ۹۴۹۳۵ ممبروں کا اضافہ ہوا ہے۔

سی۔ ای۔ ایل۔ ایم سوسائٹی کو چندہ گذشتہ سال ۲۸۱۷۴۴ پونڈ ہوا اور خرچ ۲۸۱۴۴ پونڈ تھا۔ اس وقت اس مشن کے لئے چین میں ایک بڑا دروازہ کھلا ہے۔

اوٹاما جامور تعلیم کا ایک صدرگاہ ہے اس وقت اس ریاست میں .....۳۰ باشندوں کی آبادی ہے۔ اور اسمیں کئی ایک امریکن انجیلی مشنیں کام کر رہی ہیں۔ اسوقت .... ۵ کیتولک کینسٹ موجود ہیں



ایڈیٹوریل نوٹس

اتفاق عالمین کی جان ہے

سب سے پہلے جب ہم نیچر پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف ظاہر اور واضح ہوتا ہے کہ اتفاق ہی سارے عالموں کی جان ہے۔ اتفاق پر ہی سب چیزوں کا خواہ وہ کسی قسم کی کیوں نہوں انحصار ہے۔ ساری خوبصورتی اور نفاست اور مفید مطلب ہونا کل اشیا کا اتفاق ہی سے ہوتا ہے۔ اتفاق کے معنی ہیں دو یا زیادہ اشخاص یا اشیا کا باہم مناسب اور موزوں طور پر متفق یا اکٹھے ہونا۔ دیکھو ہمارے جسم میں اربعہ عناصر ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل متضاد اور متفرق ہیں۔ وہ اپنی ذات اور خواص اور تاثرات میں ایک دوسرے کے بالکل منافی ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں ایسا اتفاق ہے کہ اُن سے ایک نہایت موزوں اور خوبصورت مفید جسم بنا ہوا ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اربعہ عناصر میں اتفاق ہے۔ جب اُن میں نااتفاقی آتی ہے اور وہ سب ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں تو ساری موزونیت اور خوبصورتی اور مفید مطلب ہونا کافور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ رفتہ رفتہ جسم کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ پھر دیکھو جسم اور روح آپس میں کیسے ایک دوسرے سے مختلف اور نقیض ہیں۔ مگر ان دونوں کا اتفاق ہی وہ چیز ہے جس سے انسان اور حیوان بنتا ہے۔ ساری چیزوں کا علم اس کو ہوتا ہے راحت و رنج محسوس کرتا۔ اُس سے خوش یا غمگین ہوتا ہے۔ اسی اتفاق سے خاندانوں کی ہستی۔ گاؤں شہروں ملکوں کی ہستی ہے۔ اسی اتفاق کی بدولت قومیت ہے مذہب ہے تہذیب ہے اگر اتفاق نہ ہو تو یہ ساری باتیں بالکل عنقا ہو جاتی ہیں۔ طبعی اخلاقی تمدنی مجلسی ہر قسم کی صحت ان ہی قسموں کے اتفاق سے ہوتی ہے۔ اتفاق کا نام صحت ہے اور نفاق کا نام بیماری یا مرض ہے جہاں اتفاق ہے وہاں ترقی ہے۔ قوت اور زور ہے اور خوشی ہے اتفاق ہی سے عالم کا نظام قائم اور جاری ہے۔ نہ صرف ہمارا نظام شمسی بلکہ دیگر نظام شمسی بھی اس اتفاق ہی کی طفیل قائم ہیں اور اپنے اپنے مدار پر گردش کرتے اور خوبصورت نظر آتے اور فائدہ پہونچاتے ہیں۔ اگر کل نظام عالم میں سے اتفاق کو خارج اور نفاق کو داخل کر دیا جائے تو سوچو کیسی ابتری اور مصیبت اور رنج پیدا ہو جائے۔ الغرض اتفاق ہی وہ چیز ہے جس پر ہر ایک کی ہستی کا دار و مدار ہے۔ اتفاق ہی وہ ڈوری ہے جس میں کل اقسام کے عالم اور ان عالموں کے کل اجزا ایسے پروئے ہیں جیسے کسی مالا کے دانے سوت میں پروئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی کی بدولت ہر ایک جزو کل ایک دوسرے کے سہارے ہے۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچا رہا ہے۔ اور پھر بھی اپنی اپنی جگہ پر اپنے پورے شان سے لگ رہا ہے۔

ہندوستانی مسیحیوں میں اتفاق کی سخت ضرورت ہے

اگر ہندوستانی مسیحی دینی و دنیاوی امور میں ترقی کرنا منظور بتا اور آرام سے رہنا چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ وہ آپس میں اتفاق رکھیں۔ اگر ان میں باہمی نفاق اور جھگڑے اور ایک دوسرے کا نقصان کرنے کا اصول اور عمل ہوگا تو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیحی لوگ کبھی ترقی نہ کریں گے۔ کبھی طاقتور نہ بن سکینگے اور کبھی وہ کسی قسم کا آرام حاصل نہ کر سکیں گے۔ ہمارے نجی خداوند یسوع مسیح کا کلام سنو۔ "جس کسی بادشاہت میں پھوٹ پڑتی ہے۔ وہ ویران ہو جاتی ہے۔ اور جس کسی شہر یا گھر میں پھوٹ پڑیگی۔ وہ قائم نہ رہیگا۔" (متی ۱۲: ۲۵) کیسی خوفناک بات ہے! خوفناک بات نہیں ایک صحیح اصول ہے۔ تجربہ نے اس کو کما حقہ ثابت کر دیا ہے۔ اے پیارے مسیحی بھائیو! ذرا موجودہ بلقانی اتفاق اور نفاق سے سبق سیکھو۔ جب بلقانی ریاستوں میں باہم اتفاق تھا تو ترکیوں سے سارا ملک بات کی بات میں چھین لیا تھا۔ اور جب اُن میں نفاق پیدا ہو گیا تو وہی مفتوح ملک پھر ہاتھ سے کھو بیٹھے۔ ترکوں نے آگے سے بلا کسی قسم کی مخالفت کے پھر مقامات مفتوحہ پر از سر نو قبضہ کر لیا۔ کیسے افسوس اور عبرت کا واقعہ ہے۔ اگر ہم دینی و دنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں اور ہمارا منشا یہ ہے کہ ہم اپنے مخالفوں پر فتح پائیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ہندوستان کو مسیح کی خاطر فتح کریں۔ اور سارے ہندوستان کو مسیح کے پاس لے آئیں تو ضرور ہے کہ ہم آپس میں اتفاق کریں۔ اس اتفاق کی زندگی سے ہم یہ بخوبی ظاہر کر سکینگے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں مسیح کے شاگرد ہیں۔ آسمان کی بادشاہت کے وارث ہیں۔ اور کوئی ان باتوں کے خلاف کہنے کا مقدور نہ رکھیگا۔ جب ہمارے ہم وطن ہم کو آپس میں میل و محبت سے رہتے اور اچھا برتاؤ کرتے دیکھینگے تو بالضرور وہ بھی مسیح کے پاس آجائینگے جہاں اتفاق ہے وہاں ہر طرح کے اعمال حسنہ سرزد ہونگے۔ اتفاق کے ظہور سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ ہمارے اندر سچا اور نجات بخش ایمان موجود ہے یا یوں کہو کہ اتفاق ہی کے ذریعہ سے ہم ایماندار ثابت ہونگے۔ اگر ہمارے اندر اتفاق اور محبت کی روح بکثرت ہو اور اس کا ظہور بھی ہو تو ہمارے ہندو مسلمان بھائیوں کو ہمارے مذہب پر شک اور اعتراض کرنے کی بہت کم گنجائش ہوگی۔ وہ لوگ ہمارے مذہب پر اس قدر اعتراض نہیں کرتے جس قدر ہماری نااتفاقی کے کاموں پر کرتے ہیں۔ اتفاق کے کام وہ ہیں جو ہمارے مذہب کو سچا اور نجات کے لئے ضروری اور کافی ثابت کرتے ہیں۔

پس اے عزیزو ذرا سوچو! اور ذرا کوشش کرو تاکہ ہمارے اندر اتفاق پیدا ہو۔ اتفاق کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ دیکھو نااتفاقی سے کیسے برے نتائج نکلتے ہیں ناظرین بخوبی جانتے ہیں۔ یہاں اُن نتائج کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اتفاق ہی کے ذریعہ سے کیا سرکار اور کیا مشن میں ہم ضرور کامیاب اور حقدار ہو جائینگے۔ دینی اور دنیاوی طور پر سکھ کی زندگی بسر کریں گے سلف سپورٹنگ کا مسئلہ اور مشکل آسانی سے حل ہو جائے گی ہماری تمام ضروریات مہیا ہو جائینگی۔ اور ہر پہلو سے ہم فتحمند اور خوشحال اور مضبوط ہو جائینگے۔ بھائیو! ہماری منت ہے کہ آپ ہی سے اس مختصر نوٹ کو پڑھتے ہی فوراً اپنے اپنے اندر سے نااتفاقی

کو جو خودغرضی سے پیدا ہوتی ہے دور کرو۔ آپس میں ایک ہو جاؤ۔ بڑا چھوٹے کو حقیر نہ جانے اور اس سے کنارہ کش نہ ہو اور نہ چھوٹا بڑے سے خود کرے اور الگ تھلگ رہے۔ یہ تحسن اور مفید اور مسرت بخش وہی اتفاق ہے کہ بڑے اور چھوٹے غریب اور امیر۔ اعلےٰ و ادنےٰ۔ ان متضاد عناصر ہی کا باہم یکجا ہو کر عمل کرنے کا ہی نام اتفاق ہے۔ اگر بڑے۔ دولتمند۔ ذی رتبہ اور معزز لوگ روح ہیں تو چھوٹے اور غریب اور ادنےٰ اور غیر معزز لوگ جسم ہیں۔ جیسے روح بغیر جسم کے اور جسم بغیر روح کے کچھ نہیں کر سکتی اسی طرح یہ اجزا نقیضین الگ الگ رہ کر کچھ نہیں کر سکتے۔ انہیں متضاد اجزا و عناصر کے ایک جگہ اور ایک دل اور ایک زبان ہو کر کام کرنے کا نام اتفاق ہے۔ اور اس کا عکس عکس ہے۔ اے بھائیو اتفاق کرو۔ اور نفاق کے سبب سے جاہلوں کی طرح ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے نہ رہو۔ اگر اتفاق اور میل سے رہو گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ برتو گے اور تم ہم کا خیال و مفید کرو گے تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا۔ اور تم ہر دو جہان میں کامیاب اور خوش ہو گے

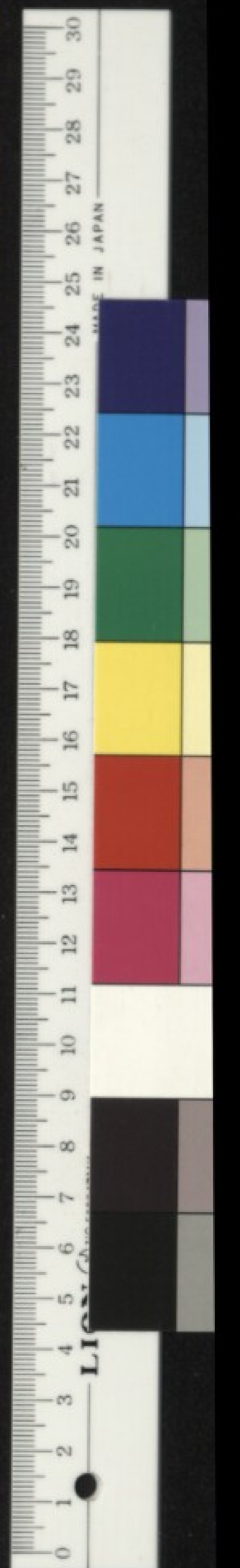
ستائیس اپریل کا دن

یہ دن تاریخ چین بلکہ دنیا کی تاریخ میں اپنا نظیر آپ ہی ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیحیت نے چین میں کہاں تک اثر اور کام کیا ہے اور اب کر رہی ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیحیت چین کے صرف عوام الناس ہی میں اور طلبا ہی میں اپنا اثر دکھا نہیں رہی ہے بلکہ خاص خاص لوگوں اور اس سے بھی بڑھ کر سلطنت کے اعلےٰ طبقات میں بھی اس کا اثر بڑے زور شور سے نمایاں ہو رہا ہے۔ یہ بات اس حقیقت سے واضح اور لائح ہے کہ موجودہ چینی کیبنیٹ میں بھی کئی ایک بڑے سنجیدہ اور دیندار اور سچے خواہان ملک مسیحی موجود ہیں جو نیز مشنوں کے کام کے پھل ہیں۔ معاملات خارجیہ کے وزیر مسٹر لو ہی وہ شخص ہیں جن کی تحریک سے چینی گورنمنٹ نے تمام دنیا کی مسیحی سلطنتوں سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے خاص دن پر خاص دعا کی جائے۔ چنانچہ اسی درخواست کے مطابق ۲۷ اپریل کو ہندوستان میں بھی ہر ایک مسیحی گرجے میں چین کے لئے خاص دعائیں مانگی گئی تھیں۔ وہاں کے پریسیڈنٹ نے جو اگرچہ مسیحی نہیں ہے تو بھی اس درخواست کو پسند کیا اور اس پر صاد کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ تمام چینی افسران اور حکام اعلےٰ کو ہدایت دی کہ جب مسیحی لوگ اپنے گرجوں میں یہ سفارشی دعا کریں تو تم سب نے وہاں حاضر رہنا۔ اس وقت لی یونگ چانگ میموریل ہال میں ایک ہزار چینی فراہم ہوئے تھے۔ اس ہال میں عورتوں کے لئے بھی دو گیلریاں تھیں جو مستورات سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ مسٹر چانگ یو انگ جو بڑے بڑے گورنمنٹ اسکولوں میں سے ایک بڑے بھاری سکول کے پرنسپل اور ایک بڑے سرگرم مسیحی ہیں میر مجلس تھے۔ دو چینی پاسٹروں نے درس دیئے۔ ایک اور پاسٹر نے ۹۶ واں زبور پڑھا اور دیگر پاسٹروں نے دعائیں مانگیں۔ لفٹنٹ کرنل چانگ شنا جس کے ساتھ پولیس کا ایک دستہ تھا وہ گورنمنٹ کی جانب سے ریپرزنٹیٹو تھا۔ اور صوبے کے گورنر نے ایک پیغام بھیجا کہ اس میٹنگ میں ارسال کیا تھا اس سے مسیحی ممالک پر بڑا غیر معمولی اثر پڑا تھا۔ یہ خبر بجلی کی طرح ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور عملی طور پر دنیا کے ہر مقام میں چین کی خاطر دعائیں مانگنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں مشہور ریکٹروں اور بشپوں نے دعا کے خاص خاص کاپیکٹ تیار کئے۔ اور بے شمار گرجوں میں اس روز چین کی خاطر دعاؤں کی آوازیں بڑی سنجیدگی اور ایمان اور امید کے ساتھ بلند ہوئی تھیں

ضلع بلیا میں چماروں کے درمیان ماس موومنٹ

اخبار گرگب بینر کے ذریعہ یہ خبر پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اس علاقہ میں چماروں کے درمیان ماس موومنٹ بڑے زور شور سے ہو رہی ہے۔ اور سینکڑوں ہزاروں کے دل مسیح کی جانب جھکے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہاں کے پادری ایچ جے شوٹز صاحب نے بذریعہ اخبار مذکورہ بالا خبر دی ہے کہ گزشتہ چار مہینوں کے عرصہ میں ۷۷۹ جانیں اس قوم میں سے بپتسمہ پا کر مسیحی گلے میں شریک ہو گئی ہیں۔ اور ابھی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں آدمی اس قسم کے مسیح کے پاس آنے اور تعلیم پانے کیلئے تیار اور مستعد ہیں اور بڑے جوش اور اشتیاق سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس علاقہ میں ایک لاکھ سے زیادہ چمار موجود ہیں اور ان کے درمیان کام کی بڑی بھاری امید ہے۔ مگر افسوس ہے کہ پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ کھیت تو بہت ہے مگر مزدور تھوڑے۔ چند یوم کا عرصہ گزرا کہ ایک گاؤں کے ایک سو چمار پادری صاحب کے پاس آئے اور بڑے ادب اور عاجزی سے جھک کر عرض کی کہ ان کو بپتسمہ دیا جائے۔ مگر افسوس کہ کارندوں کی قلت کی وجہ سے ان کو بپتسمہ دینے سے انکار کیا گیا۔ کیا اچھا ہوتا کہ پادری صاحب موصوف ان کو بپتسمہ دیتے اور بہت جلد کارندوں کے لئے کھیت کے مالک سے درخواست کرتے کہ وہ اپنے کھیت میں مزدور بھیجے۔ وہ ضرور بھیجتا۔ کیا اس کو اپنے گلہ کی فکر نہیں ہے وہ مزدور بھیجنے کو تیار ہے۔ مگر پہلے گلہ بننا شرط ہے۔ اگر اس علاقہ کی مشن بہت کام نہیں کر سکتی تو مناسب ہے کہ وہ اور مشنوں کو وہاں بلائے۔ اور جلد بلائے تاکہ سب مل کر روحوں کی مخلصی کا کام کریں۔ اور اس قدر جانیں جو تیار ہیں کہیں شیطان کے ہاتھوں پڑ کر ہلاک نہ ہو جائیں۔ اس وقت ان کا خون کس کی گردن پر ہو گا۔

ایک بیان سے واضح ہوتا ہے کہ چین کے خاندانوں میں مسیحی مذہب کیسا اثر اور پھل پیدا کر رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ چین میں ایک بائیبل وومن ایک گھر میں جا کر منادی کیا کرتی اور تعلیم دیتی تھی۔ اس کام سے اس خاندان پر ایسا اثر ہوا کہ اس گھر کے مالک نے اپنے تمام خانگی بت نکال کر توڑ ڈالے۔ اور وہ تمام چیزیں پھینک دیں جن سے کہ وہ بت پرستی کیا کرتے تھے۔ ان کو بہت جلد تعلیم دی گئی۔ اور اب وہ کلیسیا کے ممبر ہیں۔ یہ تمام تبدیلیاں صرف ایک جوان لڑکی کی گواہی سے ظہور میں آئیں جو مسیحی تھی۔





بچوں کیلئے باتصویر حروف تہجی رنگین

یہہ کتاب ۱۲ صفحوں کی اردو میں چترشالیہ پریس- (۱۸۱ سداشیو پیٹھ) پونہ سیبی سے چھپ کر شائع ہوئی ہے قیمت صرف ایک آنہ ہے اردو خواں چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کو اردو الف بے سکھانے کے لئے اردو حروف تہجی نہایت خوشخط لکھی ہے اور ہر ایک حروف کیساتھ ایک عام شئے کی ایسی عمدہ اور رنگین تصویر دی ہے- جس کا نام اُس حروف سے شروع ہوتا ہے مثلاً پہلے ک لکھا ہے پھر پاس ہی کتے کی خوبصورت اور دلکش رنگین تصویر کھینچ دی ہے- اور پھر اُس کے پاس ہی اُس کا نام یعنی کتا لکھ دیا ہے- چھوٹے بچوں کے لئے نہایت مفید اور دلکش ہے- اُن کا کھیل کا کھیل اور اسباق الاشیاء اور حرف شناسی ہر سہ اوصاف اس میں موجود ہیں- جو لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اردو کا قاعدہ شروع کروانا چاہتے ہیں- صرف اس کو خریدیں- بچے بڑی خوشی سے اس کو سیکھینگے کیونکہ یہ ان کا دل بہلاؤ اور استاد ہر دو ہے-

---

اسلام بذریعہ تبلیغ پھیلا یا بزور شمشیر

مولفہ منشی برکت علیہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ

قیمت ۳/ مولف نے اس میں اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مخالفانِ محمدی مذہب کے اس اعتراض کو رد کیا جاوے کہ محمدی مذہب بزور شمشیر پھیلا ہے نہ کہ بذریعہ تبلیغ- قرآن سے اور واقعات سے اور اکثر علما یورپ کی بعض تحریروں سے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام بذریعہ تبلیغ پھیلا ہے- اگرچہ ہم اس مضمون کو بالکل صحیح نہیں مان سکتے کیونکہ اس کا عکس موجود ہے تو بھی یہ ضرور کہینگے کہ مولف نے اس کتاب کی تالیف میں بڑی عرقریزی کی ہے- بڑی متانت اور منصفانہ طور پر اپنے مطلب کو ظاہر کیا ہے- سارا طرز منصفانہ ہے الزامی جوابات سے قطعی پہلو تہی کیا ہے- یہ رسالہ ناظرین و مباحثین کے دیکھنے کے لائق ہے خواہ وہ اس کی تائید کریں خواہ تردید

مراسلات

بادشاہ کی آمد

گزشتہ سے پیوستہ

ساتواں باب

اس روز شام کو راجکماری کے والدین گھر واپس آئے اور ہر پرشاد نے اپنی بیٹی کو متفکر پاکر پوچھا "بیٹی بتلاؤ کیا سوچ رہی ہو"۔

راجکماری چونک پڑی- تب اپنے دل کا مقصد والد پر ظاہر کرنے کے لئے یہ موقعہ غنیمت سمجھ کر وہ تھرائی ہوئی آواز سے کہنے لگی- "ابا جان خداوند یسوع آنے والا ہے- اور میں اُس کی آمد کے لئے تیار ہونا چاہتی ہوں"۔

ہر پرشاد یہ جواب پاکر پریشان خاطر ہوا- اُس کو یقین تھا کہ بیٹی کسی دنیاوی بات کی شکایت کریگی- اور ایسے جواب پانے کے لئے بالکل تیار نہ تھا تو بھی اُس نے کہا "تو کیا تیاری تم کو چاہیے"؟-

راجکماری:- "میری دانست میں جبتک کہ میں نے خداوند کا حکم نہیں مانا میں ضرور تیار نہیں ہوں"۔

والد:- کونسا حکم؟

راجکماری:- "بپتسمہ پانے کا حکم"۔

ہر پرشاد نے فوراً ترش روئی سے کہا "بیٹی میں نے تم کو مس صاحب سے سیکھنے کا موقعہ دیا- لیکن اسبات پر یقین کرو کہ تم کو بپتسمہ پانے کی اجازت کبھی نہ دونگا خبردار کہیں ہرگز اس لفظ کا ذکر بھی نہ سنوں- کیا تو مجھے تمام برادری میں شرمندہ کرنا چاہتی ہو- یہ بات کبھی سننے میں نہیں آئی کہ ہمارے خاندان میں کسی نے اپنے آبائی دین کو ترک کیا ہو- اب یاد رکھو- بس-

راجکماری خاموش بیٹھی رہی- جس صورت میں اُس کے شوہر اور والد نے بڑی سختی سے منع کیا تو وہ البتہ مجبور تھی- تمام رات جب اور لوگ سوتے تھے وہ جاگتی رہی- اور دل میں کہنے لگی اے خداوند یسوع تو سب کچھ جانتا ہے مجھ سے ناخوش ہو بلکہ مجھے اپنوں میں شمار کر"۔ تب اسے ایک بیان یاد آیا- جسے اُس نے انجیل میں پڑھا کہ ایک عورت نے بیش قیمت عطر کا سی خداوند یسوع کے پاؤں میں ڈالا اور سب حاضرین دیکھکر کڑکڑانے لگے لیکن خداوند نے اُن کی تعریف کی- اسبات سے تسلی ہوئی کہ وہ میری کیفیت سے بھی واقف ہے- اور یقیناً مجھے نکلنے دیگا۔

گو ہر پرشاد نے اس قدر سختی سے اپنی بیٹی کو جواب دیا تاہم وہ اس کے سوال پر غور کرنے سے پشیمان ہوا- سچ پوچھو تو وہ اپنے آبائی دین سے بالکل بے اعتقاد ہو چکا تھا- اور اگر سچ کہتے تھے تو ضرور کہہ سکتا تھا کہ اگر ہزار ہندو اشخاص مسیحی ہو جاتے تو میں بھی خوشی سے ہو جاتا- اس نے کئی مرتبہ انجیل غور سے پڑھی- اور اس نے راجکماری کے دلچسپ بیان میسر ہونے پر کچھ تعجب نہ کیا- اگر اُس کی افسردہ خاطر بیٹی کو اُس کے ذریعہ سے تسلی اور دلجمعی حاصل ہوئی تو وہ بالکل ہی راضی تھا- اُس کی آواز میں وہ کیا تشفی دے سکتا تھا- وہ خود یسوع مسیح کی آمد کا معتقد تھا- مسلمان بھی یہی کہتے تھے۔ اور آجکل ایک پنڈت نے خبر دی کہ آسمان پر سے ایک پرچہ گرا ہے- جس پر سونے کے حرف میں درج تھا کہ ایک راجہ آنے والا ہے- جو تمام جہان پر راستی کے ساتھ سلطنت کریگا-

بیشک راجکماری کی بابت درست تھی- اس بادشاہ کی آمد کے لئے تیار ہونا امر ضروری ہے- لیکن کس کو معلوم ہے کہ اس کا آنا کب ہوگا- اور ایسے لاپتہ آمد کے لئے تیار ہونے کی غرض اب دکھ اور شرمندگی کی برداشت کرنا نہایت بیوقوفی ہے

دوسرے دن ہر پرشاد نے اپنی بیٹی کو پاس بلاکر اس طرح سے سمجھایا کہ یسوع مسیح ازحد رحیم و کریم ہے اور ہمارے

حال سے واقف ہو کر ضرور تمہیں معاف کریگا۔

جو ہو سو ہو۔ ایمان دلکی بات ہے اور اس کے اظہار فرض نہیں۔ یہ باتیں سنتے ہی راجکماری نہایت خوش ہوئی کہ میرے والد کی ناراضگی جیسی ہوگئی۔ اور اپنے وعدہ کو یاد کرکے اُس نے جلدی سے ان باتوں کو منظور کیا کہ خدا کے سوا اور کسی کے سامنے ایمان کا اقرار کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

چندروز کے بعد راجکماری کو شدت کا بخار چڑھا اور اُسکے والد نے کومودنی کو بلانیکا ارادہ کیا۔ لیکن یہ سنکر مریضہ کہنے لگی۔ نہیں اُس کو نہ بلائیے۔ اور کسی ڈاکٹر کو طلب کیجئے۔ اور اس کے خوش کرنے کے لئے اُس کے والد نے دوسرے ڈاکٹر کو بلایا۔ اور کومودنی متعجب کرنے لگی کہ کیا سبب ہے کہ میں کبھی بلائی نہیں جاتی ہوں۔ کیا ہو سکتا ہے کہ راجکماری نے ہماری گفتگو کا بیان کیا۔ اور وہ ناراض ہوکر مجھے پھر آنے نہ دیگی۔

ان دنوں اُس کے کام میں ترقی ہونے لگی۔ اور وہ اس قدر اس میں مسرور ہوئی کہ راجکماری کو بھی فراموش کرگئی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ کومودنی جو ایک مریضہ کو دیکھنے کے بعد گھر میں آئی اور اکیلی کھانا کھا رہی تھی۔ کہ نوکر نے آکر کہا کہ وہ کوئی گاڑی میں آئے ہیں اور آپ کو پوچھتے ہیں

یہ سنکر میاں نے فوراً کہا کہ اگر وہ آپ کو باہر لیجانا چاہتا ہے تو ضرور کہئے کہ میں کل آؤنگی۔ آپ نے آج بہت زیادہ کام کیا ہے ضرور تھک گئی ہوگی۔

کومودنی نے مسکرا کر کہا۔ اگر کوئی بیمار ہو تو کیونکر جانے سے انکار کروں؟ یہ تو ڈاکٹروں کا دستور نہیں ہے۔ پھر میاں نے کہا کہ معلوم دیتا ہے کہ آپ دنیا کی خادمہ ہیں۔ اور کبھی اپنی خوشی کرنے کا موقعہ نہیں پاتیں۔

کومودنی نے پھر کہا نہیں یہ میری خوشی ہے۔ اور سب کی خدمت کرنے میں اصلی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آپ نہ گھبرائیے۔ کومودنی حال دریافت کرنے کو گئی۔ برامدے میں جاکر اُس نے خوشی سے دیکھا۔ کہ راجکماری کا والد کھڑا ہے۔ لیکن اُس کا چہرہ اس قدر سنجیدہ تھا کہ دیکھکر اُس کا دل بیٹھ گیا۔ اور اُس نے فوراً پوچھا راجکماری کیسی ہے۔ کہیں وہ زیادہ بیمار نہیں کیونکہ آپ نے کئی دنوں مجھے نہیں بلایا۔

ہرپرشاد نے کچھ اضطراب کے ساتھ عرض کی۔ آپ معاف کیجئے کہ میں آپ کو اتنی رات تکلیف دینے آیا ہوں۔ کیونکہ راجکماری کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہے۔ اسلئے آپ از راہ مہربانی چلئے تو میں نہایت ممنون ہونگا۔

کومودنی نے سنتے ہی جواب دیا۔ ہاں میں ضرور چلونگی لیکن آپ نے مجھے بلانے میں کیوں اتنی دیر کی؟ میں امید کرتی تھی کہ شاید راجکماری اب اچھی ہوگئی ہوگی۔ ہرپرشاد نے مضطرب ہوکر کہا نہیں بلکہ اُس کی طبیعت اور بھی زیادہ بگڑتی گئی ہے۔ لیکن کیا بتاؤں؟ وہ آپ سے کہیں ڈر گئی۔ اور مجھے آپ کو بلانے کے لئے منع کیا۔ یہ بات جو ہرپرشاد کی سمجھ سے باہر تھی۔ کومودنی آسانی سے سمجھ گئی۔

اُس نے زیادہ گفتگو نہ کی۔ اور سوار ہونے کے لئے جلد تیار ہونے لگی۔ گھر پہنچتے ہی وہ فوراً راجکماری کے کمرے میں گئی۔ اور اپنی عزیز مریضہ کے چہرے کو دیکھتے ہی اُس کا دل بھر آیا کیونکہ معلوم ہوا کہ اُس کی حالت بہت ہی متغیر ہوگئی ہے۔

اُس نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور جب آنکھیں کھولیں اور کومودنی کو دیکھا۔ راجکماری بشاش ہوئی۔

والد کرسی لایا اور کومودنی مریضہ کے پاس بیٹھ گئی اور پوچھا۔ آپ نے مجھے کیوں نہ بلایا میں بڑی خوشی سے چلی آتی؟

راجکماری نے لحاظ سے کہا میرا دل آپ کے لئے بہت ہی کڑھتا تھا۔ لیکن اگر آپ آتیں تو مجھ سے ناراض ہوتیں۔ اس لئے میں نے نہیں بلایا۔

کومودنی کو یقین آیا کہ بے شک میرا خیال درست تھا۔ اور وہ کچھ سوچ میں پڑی تھی کہ راجکماری نے بڑی اضطرابی سے کہا میں تو قریب المرگ ہوں۔ اور جب یسوع مسیح سے ملونگی تو مجھے شرم لگیگی میں کیا کروں۔

کومودنی بڑی شش و پنج میں تھی۔ وہ راجکماری کی تاب خوب سمجھتی تھی۔ لیکن کیا کہئے؟ کس طرح سے تسلی دے؟

ہرپرشاد پاس کھڑا تھا اور اُس کی طرف متوجہ ہوکے کہا میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں اور دونوں کمرے سے چلے گئے۔ تب کومودنی نے کہا بے شک آپکو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیٹی کا حال بہت ہی ابتر ہے۔ بچنے کی کیا اُمید ہے۔ اور دل میں بے چینی ہے۔ ہرپرشاد نے سر جھکایا۔ وہ بھی بخوبی جانتا تھا کہ اس بے چینی کا کیا سبب ہے۔ پھر کومودنی نے کہا اسوقت کا فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے میری دوا سے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ لیکن غیر ممکن نہیں ہے کہ اگر دل کو چین ہو تو جسم کو آرام ملجائے؟

ہرپرشاد کو یقین ہوا کہ یہ بات سچ ہے۔ اس نے راجکماری کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرجاتے ہوئے دیکھا۔ اور یقین کرتا تھا کہ اب زندگی اختتام پر ہے۔ اُس نے کومودنی سے پوچھا تو آپ کی کیا صلاح ہے؟

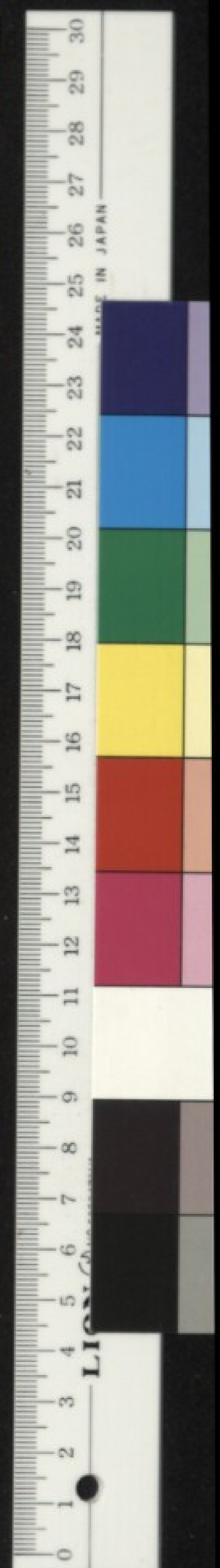
کومودنی نے کہا کہ آپ اجازت دیجئے کہ میں جاکے پادری صاحب کو لے آؤں۔ تاکہ وہ آکر راجکماری کو بپتسمہ دے۔ کیونکہ اسی واسطے وہ گھبراتی ہے۔ خداوند یسوع آئیگا اور اگر اُس کا حکم نہ مانا تو اُس کے سامنے شرم کھائیگی۔

ہرپرشاد نے دریافت کیا آپ کون سے پادری صاحب کو لانا چاہتی ہیں؟ کومودنی نے جواب دیا میں ایک سن رسیدہ ہندوستانی پادری صاحب جو نہایت معقول آدمی ہیں لے آؤں گی؟

ہرپرشاد نے فقط یہ کہا کہ ہاں میں اُن سے واقف ہوں۔ لیکن اگر کچھ بیان کرتی تو وہ یہ بھی کہتا کہ ہاں جب میں اسکول میں پڑھتا تھا تو وہ میرا اُستاد تھا۔ اور میں نے اس سے یہ تعلیم پائی جس کو میں آجتک یاد کرتا ہوں۔ اور جس کے سبب سے میں آپ کی درخواست کو قبول کرنے پر تیار ہوں۔

کچھ تحمل کرکے کومودنی نے پوچھا تو آپ کا کیا جواب ہے؟ کیا میں اُن کو لے آؤں؟ آپ ضرور اجازت دیجئے گا۔

ہرپرشاد خاموش کھڑا رہا۔ بے شک وہ بڑے کشمکش میں تھا۔ ادھر اس کی عزیز بیٹی کی آخری عرض۔ ادھر وہ



کہ شاید میری برادری سے سنگ محبت سے ناراض ہو۔

اُس نے زیادہ نہ کہا۔ لیکن راجکماری کے پاس جاکر ہنستے ہوئے کہا بیٹی بتاؤ تم اس وقت کیوں گھبراتی ہو۔ میں تمہارے لئے کیا کروں۔ راجکماری نے بڑی منت سے جواب دیا "اجازت دیجئے کہ میں بپتسمہ لوں"۔

ہر پرشاد نے آہ سرد کھینچکر کہا "اچھا بیٹی خاطر جمع رکھو میں اجازت دیتا ہوں" تب کوسودنی کے پاس جاکر اس نے اُس سے کہا "آپ کی رائے میں اسی وقت ہونے کی کچھ ضرورت ہے۔ یا کل سویرے بہتر ہوگا"؟

کوسودنی نے کچھ غور کرنے کے بعد کہا کہ میری دانست میں یہ بہتر ہے کہ اس وقت راجکماری کو اطلاع دیجائے اور پادری صاحب کل سویرے آئیں"۔

ہر پرشاد نے جواب دیا کہ میں نے اُس سے کہہ دیا۔ کوسودنی تو آتا یہ کیجئے کہ میں پادری صاحب کو چٹھی لکھتی ہوں۔ آپ اُس کو بھیجیں اور آپ کی اجازت ہو تو میں رات بھر راجکماری کے پاس رہوں؟ دونوں باتیں منظور کی گئیں۔ اور جب کوسودنی نے راجکماری کے پاس جاکر کہا کہ بہن میں آپ کے پاس رہونگی اور کل سویرے تمہارا بپتسمہ ہو جاویگا۔ مریضہ کا دبلا پتلا چہرہ بشاش ہوگیا۔ اور رات بھر اس کو تھوڑی نیند آئی۔ اس لئے بات چیت کرنے کا زیادہ موقعہ ملا۔ ضعف کے باعث راجکماری کی زبان لکنت کرتی تھی۔

لیکن کوسودنی نے اتنا معلوم کیا تھا کہ اس غرض سے اس نے اپنی ڈاکٹرنی نہیں بلائی کہ وہ اس کے بچنے کو ماننے کے واسطے تیار نہیں تھی۔ جب اس کو یقین ہونے لگا کہ میری جان نہیں بچے گی۔ تو بڑی گھبراہٹ میں اُس کو بلوایا۔

صبح سویرے کوسودنی نے مریضہ کو صاف کپڑا پہنایا اور سات بجے پادری صاحب تشریف لائے۔ کوسودنی کے سوا اور کوئی حاضر نہ تھا۔ لیکن ہر پرشاد باہر نزدیک کھڑا تھا جس وقت راجکماری کے ماتھے پر صلیب کا نشان کھینچا گیا اس کو از حد خوشی حاصل ہوئی۔ اب وہ ضرور یسوع مسیح کی ہو گئی تھی۔ اور غیر ممکن تھا کہ وہ اسے نہ بچانے۔ رسم کے اختتام پر اس کا دل نہایت مطمئن ہوا۔ اور اس نے کوسودنی سے کہا۔ اب میں سب کے لئے تیار ہوں تا یا خداوند کی آمد ہو یا موت یا زندگی۔ جس وقت اس کا والد کمرے میں آیا۔ اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑ کے اس کو اپنے پاس کھینچ لیا۔ اور گو تھکان کے سبب باتیں نہ کر سکی۔ اس کے چہرے پر خوشی اور شکر گذاری نمایاں تھی۔

چونکہ کوسودنی کو اپنے دوسرے مریضوں کے پاس جانا امر ضروری تھا۔ یہ وعدہ کرکے کہ فرصت پاکر واپس آؤں گی رخصت ہوئی۔

راجکماری کی والدہ کو مطلق خبر نہ ہوئی کہ آج میری بیٹی کے کمرے میں کیا ہوا۔ اس لئے کہ بیٹی کی زندگی کی تھوڑی اُمید تھی۔ اُس کو بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ اُس نے خوشی سے راجکماری کو کوسودنی کے ہاتھ سپرد کیا۔ اور جب تک کہ وہ حاضر تھی اُس کو بڑے ضروری آرام پانے کا موقعہ ملا۔ جب بیٹی کے پاس آئی اس کے چہرے کی تبدیلی سمجھا کر اس نے کہا بیٹی تم ضرور آج اچھی ہو۔ بیٹی نے مسکرا کر کہا ہاں بہت ہی اچھی ہوں؟ درحقیقت یہ بات سچ تھی۔

باقی داشتہ

ضرورت

نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا کے نکوڑ و سہارنپور کے علاقہ میں دو ایسے مسیحی کارندوں کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم سکرپچر ریڈر کا درجہ رکھتے ہوں۔ شادی شدہ سرگرم تجربہکار خود انکار ہوں۔ اور ملک کی خدمت دیہات میں کرنے کے لئے خوشی سے طیار ہوں۔ اگر کارندے ٹرینڈ ہوں تو اور بھی بہتر۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت حسب لیاقت کیا جائیگا۔ درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر ماہ اگست کے شروع میں آنی چاہئیں۔

ٹی ڈبلیو ہیلیس۔ مشن کمپونڈ۔

سہارنپور

خط بنام طبریاس قیصر شہنشاہ روم

گزشتہ سے پیوستہ

آخر کار میں نے اُس سے کہا یسوع (اور میری زبان لڑکھڑانے لگی) اے یسوع ناصری تین سال سے میں نے تم کو ادھر اُدھر تعلیم دینے کی پوری آزادی دے رکھی ہے۔ اور نہ ہی مجھے اس بات کا افسوس ہے۔ تمہاری باتیں اور کلام خدا کے نبی کا سا معلوم ہوتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے سقراط اور افلاطون کی کتابیں پڑھی ہیں یا نہیں۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری تعلیم میں ایک اعلےٰ درجہ کی سادگی پائی جاتی ہے۔ جو تم کو ان تمام فلسفہ دانوں سے بڑھ چڑھ کر رتبہ و عزت دیتی ہے۔ شہنشاہ روم کو اس بات کی خبر دے دی گئی ہے۔ اور میں جو ان کا مقرر شدہ حاکم اس ملک میں ہوں اس بات میں خوش ہوں کہ میں نے تم کو یہ آزادی دے رکھی ہے کیونکہ تم اس کے لائق ہو تاہم میں تم سے یہ بات نہیں چھپا سکتا کہ تمہاری تعلیم نے تمہارے برخلاف زبردست اور ضدی دشمن پیدا کر دیئے ہیں اور یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ سقراط کے بھی دشمن تھے۔ اور وہ ان کے حسد کا نشانہ ہوا۔ اور چونکہ تمہاری تعلیم ان کے حق میں ایسی سخت ہے۔ تمہارے برخلاف تمہارے دشمن دگنے بھڑک رہے ہیں اور میرے برخلاف بھی اس لئے کہ میں نے یہ آزادی تم کو دے رکھی ہے۔ مجھ پر اس بات کا بھی الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ میں خفیہ طور پر تمہارے ساتھ شریک ہوں۔ تاکہ عبرانیوں کو ان اختیارات سے محروم کیا جائے جو رومانے اُن کے لئے جائز رکھے ہیں۔ میری درخواست (میں نہیں کہتا میرا حکم) ہے کہ آئندہ آپ اپنی تعلیم میں زیادہ اعتدال اور ہوشیاری استعمال کیا کریں۔ اور ان لوگوں کے لئے زیادہ نرمی کے الفاظ کام میں لایا کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے مغرور دشمن جاہل لوگوں کو آپ کے برخلاف اکسا کر بلوا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے قانون استعمال کرنا پڑے۔

ناصری نے بڑی سنجیدگی اور متانت سے جواب دیا۔ "ریاست کے شہزادے۔ تمہارے الفاظ سچی دانائی کے الفاظ نہیں ہیں۔ اگر نالے کو پہاڑ کی غار کے درمیان ٹھہرایا جاوے تو یہ وادی کے تمام درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیگا۔ نالہ آپ بیان کر دیگا کہ وہ نیچر اور خدا کے قانون کو مانتا ہے۔ صرف خدا جانتا ہے کہ نالے کا پانی کہاں جاتا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ شارن کا گلاب کھلنے سے پہلے ایماندار کا خون بہایا جائیگا"

میں نے بڑے جوش میں آکر کہا "تمہارا خون نہیں بہایا جائیگا۔ تم میری نظروں میں اپنی دانائی کے سبب سے زیادہ بیش قیمت ہو بہ نسبت ان فسادی اور مغرور فریسیوں کے۔ جو اس آزادی کی بے قدری کرتے ہیں۔ جو رومیوں سے ان کو ملی۔ وے قیصر کے برخلاف سازش باندھتے ہیں۔ اور اُس کی سخاوت کو خوف میں تبدیل کر ڈالتے ہیں۔ اور بے علم لوگوں کو سکھاتے ہیں کہ قیصر ظالم بادشاہ ہے جو اُن کی بربادی کا خواہاں ہے۔ گنوار بدبخت نہیں جانتے کہ ٹائیبر کا بھیڑیا بعض اوقات اپنے بُرے منصوبے انجام دینے کے لئے بھیڑ کی کھال نہیں لیتا ہے۔ اُن کے ہاتھوں سے میں تمہاری حفاظت کرونگا۔ میری شاہی گارد کا کمرہ رات دن تمہارے لئے ایک مقدس پناہ کی جگہ ہوگا"۔

یسوع نے بے پروائی سے سر ہلایا اور سنجیدہ اور آلہی مسکراہٹ سے کہا "جب وہ دن آجائیگا۔ ابن آدم کے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی۔ نہ تو زمین پر اور نہ زمین کے نیچے"۔ اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا "ایماندار کی پناہ صرف وہاں ہے جو کچھ نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے وہ ضرور پورا ہوگا"۔

میں نے نرمی سے جواب دیا "اے نوجوان تم مجھے مجبور کرتے ہو کہ اپنی درخواست کو حکم میں تبدیل کروں۔ اس صوبہ کی امن کی خاطر جو میری حکومت میں دیا گیا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ تم اپنی تعلیم میں زیادہ اعتدال استعمال کرو۔ میرا حکم ہرگز نہ توڑو۔ ورنہ نتیجہ جانتے ہو۔ خدا کرے تم ہمیشہ خوش رہو۔ الوداع۔"

یسوع نے جواب دیا "اے ریاست کے شہزادے میں زمین پر صلح محبت اور خیرخواہی پھیلانے کو آیا ہوں میں اسی دن پیدا ہوا تھا جس دن قیصر اگستس نے رومی میں امن قائم کیا۔ میں کسی کو نہیں ستاتا بلکہ اوروں سے مجھے مصیبتوں کی اُمید ہے۔ اور ان سب کی برداشت اپنے باپ کی مرضی بجالانے سے کرونگا۔ جس نے مجھے راہ بتائی ہے۔ اسلئے مجھے تمہاری دنیاوی عقل کی ضرورت نہیں ہے۔ ملزم کو کفارہ کے خیمہ سے باہر گرفتار کرنا تمہاری طاقت نہیں ہے"۔

ایسا کہہ کر ایک روشن سایہ کی طرح دربار عام کے کمرے کے پردے کے پیچھے غائب ہوگیا جس سے مجھے دم میں دم آیا کیونکہ اس عرصہ میں میں اپنے دل پر بڑا بھاری بوجھ معلوم کر رہا تھا۔ جس سے مجھے چھٹکارا نہ ہوا جب تک وہ وہاں رہا"۔

یسوع کے دشمنوں نے اس پر بہانہ نکالنے کے لئے ہیرودیس کے پاس گلہ کیا۔ جو اُس وقت گلیل کا حاکم تھا۔ اگر ہیرودیس اپنے ہی خیالات اور صلاح کو کام میں لاتا تو یسوع کے مروا دینے کا حکم فوراً ہی جاری کرا دیتا۔ لیکن اگرچہ وہ اپنے شاہی عہدہ پر بڑا مغرور تھا۔ تاہم وہ ایسا کام کرنے سے ڈرتا تھا۔ جس سے اُس کی عزت مجلس وزرا میں کم ہوجائے۔ یا شاید میری طرح خود یسوع سے ڈرتا تھا۔ لیکن کوئی رومی افسر یہودی سے ڈرتا نہیں۔ اس سے پہلے ہیرودیس میرے پاس شاہی گارد کے کمرے میں میری ملاقات کے لئے آیا تھا۔ اور تھوڑی سی بے مقصد گفتگو کے بعد جانے کے لئے اُٹھتے وقت مجھ سے پوچھا کہ اس ناصری کی بابت میری کیا رائے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ یسوع اُن فلسفہ دانوں میں سے ایک ہے۔ جو بعض اوقات بڑی قوموں میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کہ اُس کی تعلیم کسی طرح سے خلاف مذہب نہیں ہے۔ اور سلطنت روم کا ارادہ ہے کہ اُس کی تعلیم کی آزادی کو کم نہ کیا جائے۔ جس حق اُس کو اس کے کاموں کے سبب سے حاصل ہے ہیرودیس حقارت سے مسکرایا اور تمسخرانہ سلام کرکے جدا ہوا۔

یہودیوں کی بڑی عید نزدیک آرہی تھی اور ان کا ارادہ تھا کہ اس موقعہ پر اُن تمام خوشیوں کا فائدہ اُٹھائیں جو ہمیشہ ایک عید فسح کے ماننے کے موقعہ پر ظہور میں آتی ہیں۔ یروشلم فسادی آدمیوں سے بالکل پر تھا۔ جو ناصری کی موت کے لئے غوغا مچا رہے تھے۔ میرے مخبروں نے مجھے بتایا کہ ہیکل کے خزانچی کے ذریعہ سے ان لوگوں کو رشوت دی گئی ہے خطرہ بہت بڑھ رہا تھا۔ ایک رومی صوبہ دار کی بے عزتی بھی ہوچکی تھی۔ میں نے سیریہ کے حاکم سے سو پیادوں اور اتنے ہی گھوڑ چڑھوں کی امداد چاہی۔ اُس نے انکار کر دیا۔ میں نے اپنے آپ کو اپنے تھوڑے سے تجربہ کار سپاہیوں سمیت ایک بغاوتی شہر کے درمیان اکیلا پایا۔ اس بے ترتیبی کو رفع نہیں کرسکتا تھا اور چونکہ اور کوئی صورت نظر نہ آتی تھی اسلئے اس کو ہونے دیا۔ انہوں نے یسوع کو پکڑ لیا کیونکہ بغاوتی لوگ شاہی گارد سے بالکل نہ ڈرتے تھے۔ اس لئے کہ اُن کے لیڈروں نے انہیں سکھا رکھا تھا کہ میں اُن کی بغاوتوں کو دیکھ کر چپکا ہو رہتا ہوں۔ وہ چلاتے رہے کہ اسے صلیب دے اُسے صلیب دے۔

اُس وقت یسوع کے برخلاف تین زبردست پارٹیوں نے اتفاق کیا تھا پہلے ہیرودی اور صدوقی جنکا مفسدانہ چال چلن دو وجوہات سے پیدا ہوا ہوا معلوم ہوتا تھا وے ناصری سے نفرت کرتے تھے اور رومی جوئے سے تنگ آئے ہوئے تھے وے مجھے کبھی اسبات کو معاف نہیں کرسکتے کہ میں اُن کے پاک شہر میں اُس جھنڈے کیساتھ داخل ہوا جس پر رومی شہنشاہ کی تصویر تھی۔ اور اگرچہ میں نے اسبات میں سخت غلطی کی تاہم اُن کی نظر میں یہ مذہب کی ہتک کم گستاخی نہ تھی۔

ایک اور گلہ اُن کے سینہ میں کھٹکتا تھا۔ میں نے صلاح پیش کی تھی کہ ہیکل کے خزانہ کا ایک حصہ مفید عام عمارات بنانے میں صرف کیا جائے۔ میری اس صلاح کی بڑی تحقیر کی گئی۔ فریسی یسوع کے جانی دشمن تھے وے گورنمنٹ کی ذرا پرواہ نہیں کرتے تھے۔ وے ان سخت لعنت اور ملامت پر جو یسوع تین سال تک اُن کو کہتا رہا۔ جہاں کہیں جاتا



تھا ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ اور چونکہ وہ یہ کام کرنے میں بڑے کمزور اور بزدل تھے۔ اس لئے وہ ہیرودیوں اور صدوقیوں سے ملے۔ علاوہ ان تین پارٹیوں کے نیچے بے پرواہ اور سنگدل لوگوں کا بھی سامنا کرنا تھا۔ جو بغاوت میں شامل ہونے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اور ایسی بے امنی اور بد انتظامی سے فائدہ اُٹھانے کو تیار رہتے ہیں۔ جو ایسے فسادوں سے واقع ہوتی ہے۔

یسوع کو گھسیٹ کر سردار کاہن کے پاس لے گئے۔ اور وہاں موت کا فتویٰ لگا دیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ سردار کاہن قیافا نے فرمانبرداری کی ایک حرکت ظاہر کی۔ اس نے اپنے قیدی کو میرے پاس بھیجا کہ میں اس پر فتوے لگاؤں۔ اور اُس کے مار ڈالنے کا حکم جاری کروں۔ میں نے اُسے جواب دیا کہ یسوع چونکہ گلیل کے علاقہ کا ہے یہ معاملہ ہیرودیس کے پاس جانا چاہئے۔ اور حکم دیا کہ اس کو وہاں بھیجا جائے۔ مکار بادشاہ نے فرمانبرداری کے اظہار کی راہیں چاہا کہ قیصر کا لفٹننٹ یعنی میں فیصلہ کروں اور اُس آدمی کی قسمت کو میرے ہاتھوں میں سونپ دیا۔ جلد ہی میرے محل نے ایک محصور قلعہ کی صورت اختیار کر لی۔ اور ہر لحظہ فسادیوں کی تعداد بڑھتی جاتی تھی۔ یروشلم میں ناصرت کے پہاڑوں کے لوگ بے شمار جمع ہو گئے۔ معلوم ایسا دیتا تھا کہ تمام یہودیہ ٹوٹ کے اس شہر میں آن پڑا ہے۔ میری بیوی جو سپین کے ملک کی ہے۔ جہاں کے لوگ آئندہ کی باتیں بتانے کا دعوے کرتے ہیں۔ روتی ہوئی میرے قدموں پر گر کر کہنے لگی "خبردار اس آدمی کو نہ چھونا کیونکہ وہ پاک ہے کل رات میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ پانیوں پر چلتا ہے ہوا کے پروں پر اُڑتا ہے۔ اس نے طوفان کو حکم کیا اور جھیل کی مچھلیوں کو بھی کہا اور سب اُس کا حکم مانتے ہیں۔ دیکھ کدرون کے نالے میں خون بہہ رہا ہے۔ قیصر کے بت گھنونی چیزوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اندر کے کمرے کے ستون گر گئے ہیں۔ سورج قبر کے رونا کی طرح غم میں چھپ گیا ہے۔ آہ! پلاطوس تجھ پر کوئی آفت آنے والی ہے۔ اگر تو اپنی بیوی کی منتوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تو رومی کونسل کی ملامتوں سے ہی ڈر۔ قیصر کی گھڑکیوں کا ہی خیال کر۔"

اس وقت سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر بے شمار لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ناصری کو واپس میرے پاس لائے۔ انصاف کی کچہری کے کمرے میں میں اپنی گارد کے ساتھ گیا۔ اور لوگوں کو سخت آواز میں کہا کیا بات ہے؟

جواب دیا گیا۔ "ناصری کی موت"۔

میں نے پوچھا "کس قصور کے لئے؟"

"اُس نے کفر کہا ہے۔ اس نے اس ہیکل کی بربادی کی پیشینگوئی کی ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا۔ مسیح اور یہودیوں کا بادشاہ کہتا ہے"۔

میں نے کہا "رومی قانون ایسے قصوروں کے لئے موت کی سزا نہیں دیتا"۔

بے رحم فسادی لوگ چلا اُٹھے "اسے صلیب دے اسے صلیب دے"۔ مجنون باغی گروہ کے شور و غل نے محل کو اس کی بنیاد تک ہلا دیا۔

اس تمام بھیڑ بھاڑ میں صرف ایک شخص ایسا تھا جو سنجیدہ اور خاموش معلوم دیتا تھا۔ یہ ناصری تھا۔ اس کے بے رحم ستانے والوں کی تندی سے بچانے میں بہت سی بے سود کوششوں کے بعد اس وقت میں نے ایک ایسی تجویز اختیار کی جو ایسے موقعہ پر اُس کی زندگی بچانے کے لئے میں سوچ سکتا تھا۔ میں نے صلاح دی کہ جیسا ایسے موقعوں پر اُن کا دستور ہے کہ ایک قیدی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یسوع کو چھوڑ دیا جائے اور اس کو جانے دیں۔ کہ اُن کے لئے کفارہ گنا جائے (جیسا کہ اُن کا محاورہ ہے) لیکن انہوں نے چلا کے کہا کہ یسوع ضرور صلیب دیا جائے۔ میں نے پھر اُن کو دوبارہ کہا کہ اُن کی خواہش قانون کے برخلاف ہے۔ اور بتایا کہ کوئی فوجداری کا منصف کسی مقدمہ میں فیصلہ نہیں سنا سکتا۔ جب تک کہ وہ ایک پورا دن روزہ نہ رکھے اور کہ اُس فیصلہ کے لئے سن ہیڈرم کی منظوری اور اس پر پریزیڈنٹ کے دستخط لینے ضروری ہیں اور پھر یہ کہا کہ کوئی مجرم اسی دن قتل کیا نہیں جا سکتا۔ جو دن اُس کے فیصلہ کے لئے مقرر ہوا اور دوسرے روز یعنی اُس کے قتل کے دن سن ہیڈرم کو تمام فیصلہ جات کی نظر ثانی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ نیز ان کی شریعت کے موافق ایک آدمی کچہری کے دروازے پر ایک جھنڈا لے کر کھڑا کیا جاتا تھا۔ اور دوسرا ذرا اس سے دور گھوڑے پر سوار تاکہ ملزم کا نام اور اُس کے جرم اور اس کے گواہوں کے نام بلند آواز سے کہہ سنائے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے۔ جو ملزم کے حق میں گواہی دینے والا ہو اور مجرم کو قتل گاہ کو جاتے ہوئے حق حاصل ہے کہ تین دفعہ پیچھے لوٹ کر کوئی نئی بات جو اُس کے حق میں اچھی ہو کہہ سکے۔ ان تمام باتوں کا بیان کر کے ان کو سمجھایا یہ اُمید کر کے کہ اِن باتوں کا خوف ان کے دل کو ٹھنڈا کرے گا لیکن اس پر بھی وہ چلائے کہ اُسے صلیب دے اُسے صلیب دے تب میں نے حکم دیا کہ اُسے کوڑے لگائے جاویں۔ یہ خیال کر کے کہ اس سے وہ خوش ہو جائیں گے۔ لیکن اس سے اُن کا غصہ اور بھی بھڑک اُٹھا۔ تب میں نے ایک برتن منگوا کر اس شور مچانے والے گروہ کے سامنے اپنے ہاتھ دھوئے اور یوں اُن کو بتایا کہ میرے قانون اور انصاف کے موافق یسوع ناصری نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کے لئے اسے سزائے موت دی جائے۔ لیکن یہ سب بے سود تھا۔ یہ کمبخت اُس کے خون کے پیاسے تھے۔

اکثر اپنی خانہ جنگیوں میں میں نے لوگوں کی آپس میں سخت سے سخت دشمنیاں دیکھی ہیں۔ لیکن وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں جو میں نے اس موقع پر دیکھیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس موقعہ پر یروشلم میں دوزخ کی تمام بد روحیں اکٹھی ہوئی تھیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ بھیڑ چلتی ہوئی معلوم نہ ہوتی تھی۔ لیکن ایسا معلوم دیتا تھا کہ وہ ایک بھنور میں گھوم رہی ہے۔ اور جیتی جاگتی لہروں میں شاہی گارد کے محل کے دروازے سے لیکر کوہ زیتون تک شور و غل کرتے ہوئے چکر دے رہی تھی۔ ان کا سا شور و غل اور ان کی سی چیخیں رومائی تماشہ گاہ کی لڑائی میں بھی سننے میں نہیں آئیں

آہستہ آہستہ دن جاڑوں کی شام کی طرح اندھیرا ہو گیا۔ ٹھیک جیسے جولیس قیصر کی موت کے وقت ہوا تھا

یہ پندرہ مارچ کے قریب تھا۔ میں جو اس یہوداہ کے صوبہ کا حاکم تھا اپنے محل کے ایک ستون کے ساتھ ٹیکہ لگائے کھڑا تھا۔ اُس دن کے دھندلے میں سے ان تیز طبیعت شیطانوں کو دیکھ رہا تھا جو معصوم ناصری کو قتل گاہ کی طرف کھینچ لے گئے تھے۔ میرے اردگرد سب سنسان تھی۔ یروشلم نے اپنے تمام باشندوں کو اس جنازہ لے جانے والے پھاٹک سے باہر پھینک دیا جو تحت الثرا کو لیجاتا ہے۔ تنہائی اور غمگینی کا ابر مجھ پر چھا گیا۔ میری گارد کے سپاہی گھڑ چڑھیوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اور صوبہ دار اپنا رہا سہا حکم دکھلانے کیلئے امن قائم رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں اکیلا رہ گیا اور میرا شکستہ دل مجھ کو جتا رہا تھا کہ جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے وہ دیوتاؤں کی تواریخ سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ آدمیوں کی۔ گلگتہ کی طرف سے بہت شور آسمان سنائی دیتا تھا جس کو ہوا اپنے پروں پر رکھ کر اِدھر اُدھر لے جاتی تھی۔ جس سے یہ معلوم دیتا تھا کہ یہ ایسی جانکنی کی حالت ہے جو انسانی کان نے پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ سیاہ بادل ہیکل کے کنگرے تک نیچے آ گئے اور شہر کے اوپر ایسے پھیل گئے کہ اُس کے گرد ایک پردے کے مانند لگنے وہ نشانات جو آدمیوں نے آسمان پر دیکھے ایسے ڈراؤنے تھے کہ اریوپگس کے ڈایونی سیشیاس کی بابت کہا گیا ہے کہ وہ یہ کہکر چلا اُٹھا کہ "یا تو اس کائنات کا مالک دکھ اُٹھا رہا ہے اور یا اس دنیا کا خاتمہ ہو رہا ہے"۔

جب نیچے کے یہ ڈراؤنے نظارے دکھائی دے رہے تھے مصر کے جنوبی حصہ میں ایک خوفناک بھونچال آیا جس سے ہر ایک شخص ڈر گیا۔ اور اس سے تنگی یہودیوں کو موت کا نظارہ نظر آیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ ملتحاسر جو کہ بڑا اور انطاکیہ کا ایک عالم یہودی تھا اس جوش و خروش کے بعد مردہ پایا گیا۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ ڈر سے مر گیا یا غم سے لیکن وہ ناصری کا پکا دوست تھا۔

اس رات کی پہلی گھڑی میں میں نے اپنا چوغہ اپنے اوپر پھینکا اور شہر کو گلگتہ کے پھاٹکوں کی طرف گیا۔ قربانی ختم ہو چکی تھی۔ اور بھیڑ گھر کو واپس آ رہی تھی۔ اور اگرچہ اُس وقت اُن کے دلوں میں خوف اور پشیمانی پیدا ہوئی۔ میں نے اپنے چھوٹے رومی باڈی گارڈ کو بھی دیکھا جو کہ غم میں غرق تھا اور جھنڈہ بردار نے اسی غم کی خاطر اپنے عقاب کو ڈھانکا ہوا تھا۔ میں نے بعض یہودی سپاہیوں کو کچھ عجیب الفاظ میں بڑبڑاتے سنا جن کو میں نہ سمجھ سکا اور لوگ ان عجائبات کو اُن شگونوں کی مانند سمجھتے تھے جن کے سبب سے دیوتاؤں کی مرضی سے رومیوں پر آفتیں آیا کرتی ہیں۔ بعض اوقات آدمیوں اور عورتوں کے چھوٹے چھوٹے جھنڈ کھڑے ہو کر کوہ کلوری کی طرف دیکھتے اور چپ چاپ کھڑے رہتے۔ یہ خیال کر کے کہ شاید کوئی اور نشان نظر آئے۔

میں شاہی گارد کے کمرے میں بھاری دل سے اور غمگین واپس آیا۔ سیڑھیوں پر چڑھ کر وہ سیڑھیاں جو ناصری کے خون سے ابھی تک داغی تھیں۔ میں نے ایک بڈھے آدمی کو ایک درخواست کرنے والے کی حالت میں پایا۔ اور اُس کے پیچھے بہت سے رومی تھے جو رو رہے تھے۔ وہ میرے قدموں پر گر پڑا اور زار زار رونے لگا۔ ایک بڈھے آدمی کو روتے ہوئے دیکھنا بہت دردناک ہے اور چونکہ میرے دل کو پہلے ہی غم لاحق تھا۔ اور ہم اگرچہ ایک دوسرے کو نہ جانتے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر خوب روئے۔ اور درحقیقت اس بڑے گروہ میں بہتوں کی آنکھوں میں میں نے آنسو آتے دیکھے۔ میں نے ایسی محسوسیت کے ایسے کمل تفرقہ والے آدمی کبھی نہیں دیکھے۔ جو اپنے اپنے خیالات میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوں۔ وہ جنہوں نے اُسے پکڑوایا تھا۔ اور بیچا تھا۔ وہ جنہوں نے اُس کے خلاف گواہی دی تھی وے جو بھونکتے تھے کہ اُسے صلیب دے۔ اُس کا خون ہماری گردن پر ہے۔ سب کے سب بزدل کتوں کی طرح بھاگ گئے اور اپنے دانت سرکہ سے دھوئے۔ (یعنی اپنے کئے سے نادم ہوئے۔) مجھے بتایا گیا ہے کہ یسوع موت کے بعد ایک جدائی کی تعلیم دیتا تھا۔ اور اگر یہ درست ہو تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جدائی اس بڑے مجمع میں شروع ہو گئی۔

اپنے خیالات پر قابو پانے کے بعد میں نے کہا "باپ تم کون ہو اور تمہاری کیا غرض ہے؟"

اُس نے جواب دیا "میں جوزف ارمتیا کا ساکن ہوں اور میں درخواست کرنے آیا ہوں کہ مجھ کو یسوع ناصری کے دفن کرنے کی اجازت دیجائے"۔

میں نے اُسے کہا "تمہاری درخواست منظور ہے"۔ اور اس اثنا میں مینلی اُس کو حکم دیا کہ وہ چند سپاہیوں کو ہمراہ لے جا کر تجہیز و تکفین کا ملاحظہ کرے تا ہر ایک خیال کہ لاش کی ہتک نہ ہو۔

چند روز کے بعد قبر خالی پائی گئی تھی۔ اُس کے شاگردوں نے تمام ملک میں مشتہر کر دیا کہ یسوع جیسا اُس نے آپ کہا تھا مردوں میں سے جی اُٹھا۔ اس آخر الذکر خبر نے لوگوں کو پہلے کی نسبت زیادہ برانگیختہ کر دیا۔ اسبات کی حقیقت کی بابت میں نہیں کہہ سکتا کہ کہاں تک سچ ہے۔ لیکن میں نے اسبارہ میں کچھ تحقیقات کی ہے۔ سو آپ خود اس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں اور معلوم کر سکتے ہیں کہ میرا اس میں کیا قصور ہے۔

جوزف نے یسوع کو اپنی قبر میں دفن کیا۔ آیا اُس کو اس بات کا پہلے سے یقین تھا کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھیگا یا اُس نے یہ خیال کیا کہ میں اپنے لئے دوسری قبر تیار کراؤنگا۔ یہ مجھ کو معلوم نہیں۔ اس کے دفن کرنے کے دوسرے دن بعد ایک کاہن شاہی گارد کے کمرے میں میرے پاس آیا اور کہا اُن کو کسی طرح سے معلوم ہوا ہے کہ یسوع کے شاگردوں کا ارادہ ہے کہ یسوع کی لاش چرائے جائیں۔ اور چھپا دیں اور مشہور کر دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ جیسا کہ اُس نے اپنے مرنے سے پہلے کہا تھا۔ اور جس کا ان کو کامل یقین تھا۔ میں نے اُسے شاہی گارد کے کپتان ملکوس کے پاس بھیجدیا۔ اور کہلا بھیجا کہ اُس کو یہودی سپاہی دیوے اور حسب ضرورت قبر کے ارد گرد اُن کا پہرہ بٹھائے۔ اور اگر پھر اس پر بھی کچھ وقوع میں آئے تو وہ اپنے آپ الزام لگا سکتے ہیں۔ نہ کہ رومیوں پر۔

جب قبر کے خالی پائے جانے پر بہت غوغا مچا تو میرے دل کو پہلے کی نسبت زیادہ افسردگی معلوم ہوئی۔ میں نے ملکوس کو بلا بھیجا۔ جس نے مجھے بتایا کہ اُس نے اپنے چھوٹے



افسر ہیں۔ ایشام اور سپاہی اس صبح کے واقعہ سے بہت ہی ڈر گئے۔ میں نے اُس آدمی ایشام کو بلا بھیجا جس نے مجھے ذیل کے واقعات کہہ سنائے جو میں لکھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اس نے کہا چوتھے پہر کے شروع کے قریب اُنہوں نے ایک خوشگوار اور خوبصورت روشنی قبر کے اوپر دیکھی۔ اُس نے پہلے خیال کیا کہ یہ عورتیں ہیں جو اپنے دستور کے موافق یسوع کی لاش پر خوشبوئیاں ملنے آئی ہیں لیکن وہ سمجھ نہ سکا کہ وہ پہرے کے بیچ میں سے کس طرح گذری ہونگی۔ جب یہ خیالات اس کے دل میں گذر رہے تھے دیکھو وہ تمام جگہ روشن ہوگئی۔ اور اس نے کہا ایسا معلوم دیتا تھا کہ مردے اپنی قبروں میں سے اپنے کفنوں سمیت نکل آئے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام تعریف کے نعرے مار رہے ہیں اور خوشی سے معمور ہیں جبکہ اُس جگہ تمام اِردگرد اور اُوپر نہایت ہی خوشنما راگ سنائی دیتا تھا اور تمام ہوا خدا کی تعریف کی آوازوں سے بھری ہوئی تھی۔ اُس وقت زمین گھومتی ہوئی اور تیرتی ہوئی معلوم دیتی تھی وہ ایسا بے ہوش اور بیمار سا ہوگیا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ اُس نے کہا معلوم ایسا ہوتا تھا کہ زمین اُس کے پاؤں کے نیچے سے ہٹی جا رہی ہے اور ہوش اُڑتے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا ہوگا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ جب تم ہوش میں آئے تو تب تم کس حالت میں تھے۔ اُس نے کہا "میں منہ کے بل زمین پر گرا ہوا تھا۔"

میں نے پوچھا "کیا تم کو اس روشنی کی بابت غلطی تو نہیں لگی۔ کیا یہ سورج تو نہ تھا جو مشرق سے نکلنے والا تھا۔"

اس نے کہا "پہلے میں نے اسی کا خیال کیا۔ لیکن ایک پتھر کی زد پر نہایت ہی اندھیرا تھا اور پھر مجھے یاد آیا کہ ابھی دن نکلنے کو تو بہت دیر ہے۔"

میں نے اُس سے پوچھا "شاید تمہارے سر میں تمہارے جاگتے رہنے یا ایک دم اُٹھنے سے خماری ہوگئی ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ تم کو ایسا ہو جایا کرتا ہے۔"

اس نے جواب دیا "میں تمام رات بالکل نہیں سویا۔ کیونکہ پہرہ پر سونے کی سزا موت ہے۔ میں ایک وقت میں چند ایک وقت میں چند ایک سپاہیوں کو سونے کی اجازت دیتا تھا۔ بعض اُس وقت بھی سوئے تھے۔"

"یہ نظارہ کتنی دیر تک رہا؟"

اُس نے کہا "میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا۔ لیکن شاید ایک گھنٹہ تک۔ یہ نظارہ دن کی روشنی میں غائب ہوگیا۔" میں نے اس سے پوچھا "کیا تم ہوش میں آنے کے بعد قبر پر گئے۔" اُس نے کہا "نہیں کیونکہ میں ڈرتا تھا جونہی پہرہ بدلا ہم اپنے کوارٹرس میں چلے گئے۔" میں نے پوچھا "کیا کاہنوں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟"

اُس نے کہا "ہاں وہ چاہتے تھے کہ میں کہوں کہ ایک بھونچال آیا تھا اور ہم سوئے ہوئے تھے اور اُس کے شاگرد آکر اُسے چرا لے گئے ایسا کرنے کے لئے ہمیں روپیہ کا وعدہ بھی دیا گیا۔" لیکن اُس نے کوئی شاگرد نہ دیکھا۔ اور اسے معلوم بھی نہ تھا کہ لاش وہاں پر (قبر میں) نہیں ہے جب تک اُسے بتایا نہ گیا۔

میں نے اُس سے پوچھا "اُن کاہنوں کی خفیہ رائے مسیح کے بارے میں کیا ہے جن سے تمہاری گفتگو ہوئی؟"

اُس نے کہا "اُن میں سے بعض کہتے ہیں کہ یسوع آدمی نہ تھا وہ محض انسان نہیں تھا۔ وہ مریم کا بیٹا نہ تھا۔ یہ وہی شخص نہیں تھا جس کی بابت کہا جاتا تھا کہ بیت الحم میں کنواری سے پیدا ہو۔ اور کہ یہ شخص زمین پر پہلے بھی موجود تھا۔ ابراہام اور ایوب سے پیشتر اور اور بہت سی جگہوں اور وقتوں میں۔"

مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہودیوں کے پختہ دلائل سچے ہوں تو یہ نتائج بھی سچ ہونگے۔ کیونکہ یسوع کی زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ سب باتیں اُس زندگی سے مطابقت رکھتی ہیں جیسا کہ اس کے دوستوں اور دشمنوں کو معلوم ہے اور انہوں نے گواہی دی ہے۔ کیونکہ عناصر اس کے ہاتھ میں ایسے تھے جیسے کمہار کے ہاتھ میں مٹی۔ وہ پانی کی مَے بنا سکتا تھا مردوں کو زندہ کرسکتا تھا۔ بیماروں کو صحت دے سکتا تھا۔ وہ سمندروں کو خاموش کرسکتا تھا۔ طوفان کو بند کرسکتا تھا۔ اور ایسی مچھلی کو بلا سکتا تھا جس کے منہ میں سکہ ہو۔ اب میں کہتا ہوں اگر وہ یہ سب باتیں کرسکتا تھا جو کہ اُس نے کیں اور اور بہت سی ایسی جن کی تمام یہودی گواہی دیتے ہیں اور انہی باتوں کے سبب سے اس کے برخلاف دشمنی پیدا ہوگئی۔ اُس کے اوپر کوئی ملکی فرد جرم نہیں لگایا گیا اور نہ ہی کسی شخص کو ذاتی نقصان پہونچانیکا الزام لگایا گیا اور نہ شریعت کے توڑنے کا۔ یہ باتیں ہزاروں کو معلوم ہیں کیا اس کے دوستوں کو اور کیا اس کے دشمنوں کو۔ تو جیسے سینٹوں نے صلیب کے پاس کھڑے ہوئے کہا تھا ویسے ہی میں بھی کہنے کو طیار ہوں۔ "کہ یہ سچ مچ خدا کا بیٹا تھا۔"

اب عالیقدر بادشاہ یہ اس معاملہ کی اتنی ٹھیک باتیں ہیں جتنا کہ میں ان میں دیانت کرسکا۔ اور میں نے محنت کرکے پورے حالات لکھے ہیں تاکہ تمام واقعات پر نظر ڈال کے آپ میرے چلن کا اندازہ لگا سکیں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ انٹی پاس نے اس معاملہ میں میری نسبت بہت سخت باتیں کہیں ہیں۔ اپنے عالیقدر بادشاہ کے حضور وفاداری اور فرمانبرداری کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور دعائے خیر کرتا ہوں۔

میں ہوں آپ کا نہایت فرمانبردار نوکر

پنطوس پلاطوس

الراقم:۔ این بیلی۔ لاہور۔

انتخاب الاخبار

ایک لڑکی گوگھر میں قید کرکے دیوار چن دی گئی

بارسیلونا کی پولیس ایک عجیب وغریب واردات کی تحقیقات کر رہی ہے

یہ راز ایک معاملہ فیصل نہیں کر سکا ہے اس کا بیان یہ ہے۔

میرے پاس دو خوش وضع آدمی آئے اُن کے پاس موٹر تھی۔ اُنھوں نے مجھے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو کچھ مرمت کرانی ہے۔ میں اُن کے ہمراہ ہو لیا جب شہر سے باہر آگئے تو ان دونوں آدمیوں نے مجھے پکڑا اور میری آنکھوں پر بڑے زور سے پٹی باندھ دی۔ چند منٹ کے بعد موٹر ایک تنہا مکان کے سامنے آکر ٹھہر گئی۔ پھر وہ مجھ کو دونوں اندر لے گئے۔ اور مجھے ایک دیوار بنانے کے لئے حکم دیا۔ میں جب دیوار بنانے لگا تو میں نے آہوں کی آواز سنی جو سنتا تو میرے کانوں تک پہنچی۔ ایسے ہی رونے اور آنسو بہانے کی آواز بھی آئی۔ پھر میں نے آنکھوں سے پٹی کو پھاڑ ڈالا تو میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان دوشیزہ لڑکی رسول سے بندھی اور جکڑی ہوئی ہے۔ اُن دونوں آدمیوں نے پھر مجھے فوراً دیوار بنانے کا حکم دیا تاکہ لڑکی بھاگ نہ سکے۔ اور وہ تنہا گھر میں قید ہو جائے۔ لیکن میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اس پر مجھے ریوالور دکھلائے گئے۔ میں نے مارے خوف کے دیوار بنا دی۔ اس کے بعد مجھے موٹر کار پر بٹھلایا گیا۔ اور دور جنگل میں لے جاکر چھوڑ دیا گیا۔ ان خوش وضع آدمیوں نے مجھ کو چار پونڈ دیئے اور کہا کہ اس معاملہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ ان خوش وضع آدمیوں کو اس ابلا لڑکی سے کیا دشمنی تھی۔ یہ راز تا ہنوز نہیں کھلا۔ (آریہ گزٹ)

نقلی ہیروں کی ایجاد

پیرس میں ایک سائنسدان نے بجلی کی بھٹی سے نقلی ہیرے بنانے کی ایجاد کی ہے۔ اس کے تیار کئے ہوئے ہیرے ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں۔ سب سے بڑا ہیرا ایک انچ کا ہے۔ اس سائنسدان کا بیان ہے کہ میں جلدی ہی بڑے بڑے ہیرے بنا سکوں گا۔ نقلی ہیرے بنانے کی کوششیں آج تک بہت ہوئیں۔ لیکن نقلی ہیرے اصلی ہیروں کے سمان نہیں بن سکے۔ اُن میں کچھ نہ کچھ کمی رہ ہی گئی اس لئے جب یہ سائنسدان اپنے بنائے ہوئے نقلی ہیرے بازار میں لے گیا تو لوگوں کو شک پیدا ہوا۔ اس پر اس نے سمجھانے کے لئے ایک کتاب لکھی۔ اُسے دیکھ کر اور نقلی ہیرے کا امتحان کرکے سائنسدانوں نے کہا ہے کہ یہ ہیرے ٹھیک اصلی ہیروں کے سمان ہیں۔ ان میں کچھ کمی نہیں + (پرکاش)

ایک مسلمان نے پنڈا بن کر یاتری کو لوٹ لیا

پریاگ (الٰہ آباد) میں مسلمان کچھ عرصہ سے دھوتی باندھ ماتھے پر تلک لگا پنڈوں کا بھیس بدلکر یاتریوں کو لوٹ رہا تھا۔ جو ناواقف یاتری مل جاتا۔ اس کو جمنا کے کنارے کسی علیحدہ جگہ پر لے جاکر پنڈا کہلاتا اور اس سے سب دکشنا دان وغیرہ جو وہ پنڈوں کے لئے لاتا وصول کر لیتا۔ تھوڑے دن ہوئے کہ ضلع ساگر کا رہنے والا ایک یاتری اسٹیشن پر اترا۔ وہی مسلمان جو پنڈا بنا ہوا تھا۔ اس سے ملا اور دریافت کیا کہ وہ کہاں جائیگا۔ مسافر نے کہا کہ میں پنڈت ہنومان پرشاد پنڈا کے ہاں جاتا ہے مسلمان ٹھگ نے جواب دیا کہ ہنومان پرشاد میرا ہی نام ہے۔ مسافر اس کے ساتھ ہو لیا۔ اور وہ اس کو جمنا کے ایک اجاڑ سے کنارے پر لے گیا اور پنڈا بنا ہوا کہ تمام دان اس سے لے لیا اور رفو چکر ہو گیا مسافر حیران تھا کہ کیا یہی تربینی ہے جس پر لوگ پنڈا بنے جاتے ہیں۔ اس نے جب ایک شخص سے دریافت کیا تو اس کو معلوم ہوا کہ تربینی یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ تب وہ اس مقام پر پہنچا۔ اور وہاں اس کو ہنومان پرشاد پنڈا ملا۔ اُس نے اس سے ساری کہانی سنائی۔ تو اسی پر وہ پنڈا یاتری کو لیکر اسی مقام پر پہنچا اور وہاں سے اس جعلی پنڈا کو پکڑا کر حوالہ پولیس کیا پولیس نے اُس کا چالان کر دیا اور اب اس پر مقدمہ چل رہا ہے۔ (پرکاش)

حالات جاپان اُردو	۲رو ۸ر
شریف بیبیاں	۳رو ۹ر
چندر لیلا ساؤھنی اُردو ۲ر و ۹ر گورکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	۵ر
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۹ر
دو سوال (ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش	۱۲ر و ۱۲ر مجلد ۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال با تصویر ولایتی	۴ر
ملکہ روت کا احوال ″	۶ر
موسیٰ کا احوال ″	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	ار
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	ار
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راماپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳رو ۶ر
دولت لازوال اُردو	۳ر - ۵ - ۸ر
رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۳ر - ۵ - ۸ر
″ رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوت اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بے گناہ نبی	۲ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسماء الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمدؐ	۳ پائی
نماز	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۹ر
لفظ دیو کی دیانتداری تفسیر۔ رگوید میں سے زبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب
آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی ✣

آج کل داد کے مرہم کا اشتہار بہت سے اخباروں میں آپ چھپتے دیکھتے ہوں گے لیکن اُن سے صرف خارشت دور ہوتی ہے لیکن آرام ہونا مشکل ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کا

داد کا مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے خارشت جاتی ہے اور دو تین مراتب کے لگانے سے داد جڑ سے چلا جاتا ہے۔ جب سب دوا کر کے تھک گئے ہوں تو اس کا بھی استعمال کیجئے اسمیں جلن نہیں ہے اور خوشبودار ہے قیمت ۱۴ فی ڈبیہ ڈاک محصول ۲ ڈبیہ تک ۵ر۔ ۱۲ ڈبیہ ۱۶ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت

اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبراں نے صرف ۷ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جسوا سے ڈی پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت ۶ر +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (دسمبر ۱۹۱۲ء کے) ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم وہری۔ ڈی۔ ڈی آنریری سکرٹری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ... ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ... ۳ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ... ۴ر
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ... ۵ر

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال بھر
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ہے	مار

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار غلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۳۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ۵ر کرونول لعہ +

مزید دریافت کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پادری جے۔ سی۔ بیرونہ صاحب پبلشر، ایڈیٹر و مہتمم نورافشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائمی براورز چھپا